السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

احناف کی مسجد میں جمعہ کے روزچونکہ مجمع زیادہ ہوتا ہے ۔ اس واسطے دوسری یاتیسری صف سے ایک آدمی بلند آواز سے امام کی تکبیروں کا دہراتا ہے تاکہ دوروالے نمازی سن لیں اور عمل کریں ۔ لیکن جب امام ''سمع اللہ لمن حمدہ،، رکوع سے اٹھ کر کہتا ہے، تو آدمی بلند آواز سے '' ربنا لک الحمد ، ، کہتا ہے ۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ ایسا کیوں کہتا ہے ؟ ۔ ایسا تو ہر ایک مقتدی آہستہ سے کہتا ہے ۔ اس کے ایسا کہنے پر دور کی صف والے رکوع سے اٹھتے ہیں ۔ کیا اس کو ''سمع اللہ لمن حمدہ ،، نہیں کہنا چاہیے ۔ حدیث میں کس طرح ہے ؟ اللہ بخش نئی دہلی دفتر انڈین اسٹورنظام پیلس

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

صورت مسئولہ میں وہ مقتدی جو امام کی تکبیروں کی دور کے مقتدیوں تک بلند آواز سے پہنچاتا ہے ۔ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد صرف '' ربنا لک الحمد ،، پر اکتفاء اس لیے کرتا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک امام کا وظیفہ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے یہ ہے کہ وہ صرف ''سمع اللہ لمن حمدہ ،، کہے ۔ اور مقتدیوں کا وظیفہ اور عمل اور حق یہ ہے کہ وہ محض '' ربنالک الحمد ،، کہیں ۔ یعنی : امام اور مقتدی دونوں کلموں میں ''سمع اللہ لمن حمدہ،،اور '' ربنالک الحمد ،، کو جمع نہ کریں ۔ امام صرف ''سمع اللہ لمن حمدہ ، کہے اور مقتدی صرف '' ربنالک الحمد ،، کہیں ۔ اور امام شافعی اور اہل حدیثوں کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں ''سمع اللہ لمن حمدہ ،، کہیں اور اس کے بعد '' ربنالک الحمد ،، بھی کہیں ۔ حنفیہ کی دلیل صرف یہ حدیث ہے ''آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں ''جب امام ''سمع اللہ لمن حمدہ ، کہے ۔ تو اے مقتدیو! تم ربنالک الحمد کہو ،، (بخاری ، مسلم).

ہم کہتے ہیں : اس حدیث سے امام کے '' ربنا ولک الحمد ، کہنے کی اور مقتدی کے ''سمع اللہ لمن حمدہ ، کہنے کی ممانعت نہیں ثابت ہوتی ۔ بلکہ اسکا ظاہر مطلب تو یہ ہے کہ مقتدی '' ربنا ولک الحمد ، امام کے ''سمع اللہ لمن حمدہ ،، رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے کہتا ہے ۔ اور مقتدی '' ربنا ولک الحمد ،، سیدھا کھڑا ہوجانے کے بعد کہتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے ۔ نیز حدیث مذکور بالکل اس حدیث کے موافق ہے جس میں فرمایا گیا ہے : جب امام '' ولاالضالين ، کہے ، تو اے مقتدیو! تم آمین کہو ،، (بخاری وغیرہ) ۔ جس طرح یہ حدیث امام کے آمین نہ کہنے اور مقتدی کے سورہ فاتحہ نہ پڑھنے پر دلالت نہیں کرتی ہے ۔ ٹھیک اسی طرح حدیث مذکورہ بالا بھی امام کے '' ربنا ولک الحمد ،، نہ کہنے اور منتقدیوں کے ''سمع اللہ لمن حمدہ ،، نہ کہنے پر نہیں دلالت کرتی ۔

ہماری دلیل یہ حدیثیں ہیں : ''آنحضور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت ''سمع اللہ لمن حمدہ ،، کہتے اور سیدھے کھڑے ہوجانے کی حالت میں '' ربنا ولک الحمد ، کہتے ۔ ،، (بخاری مسلم) معلوم ہوا کہ آپ دونوں کلموں کو جمع کرتے تھے ۔

دوسری حدیث میں ارشاد ہے : ''صلو کما رأیتمونی اصلی ،، یعنی : ''جس طرح تم نے مجھ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اُسی طرح تم بھی پڑھا کرو ،، یہ حکم امام ، منفرد ، مقتدی تینوں کو شامل ، پس معلوم ہوا کہ امام منفرد ، مقتدی تینوں ان دونوں کلموں کو کہیں ۔ ایک دوسری حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں : '' اے بریدہ (صحابی) جب رکوع سے سر اٹھاؤ تو سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا ولک الحمد ملاء السموات وملاء الارض ،، الخ کہو (دار قطنی بسند ضعیف 1 339) یہ حکم بھی امامت ، اقتداء انفراد تینوں حالتوں کو شامل ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ مقتدی '' ربنا ولک الحمد ،، سے پہلے ''سمع اللہ لمن حمدہ ،، اور امام ''سمع اللہ لمن حمد ،، کے بعد '' ربنا ولک الحمد ، کہے ۔

(محدث دہلی 1942)

میری نظر سے سلف کا کوئی ایسا واقعہ نہیں گزرا ہے (وفوق کل ذی علم علیم) جس میں اس امر کی تصریح ہو کہ جمعہ کی ساعۃ اجابۃ میں فلاں چیز کے لیے دعا کی گئی اور وہ حاصل ہوگئی ۔ دوسری ساعت اجابہ وامکنہ اجابہ کا بھی یہی حال ہے ۔ قبولیت کی تین صورتوں اور حاجات کے قابل اظہار و ناقابل اظہار ہونے پر بھی نظر ہونی چاہیے ۔

(عبیداللہ رحمانی 27 5 1956ء (نقوش شیخ رحمانی ص : 225

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 409